OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

عسکری محاذ پر رسول اللہ ﷺ کی حکمتِ عملی کا نفسیاتی پہلو

The psychological aspect of the Holy Prophet (PBUH)'s strategy on the military front

Asma Rahim
Ph.D Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi.
Email: binte.rahim448@gmail.com

Dr. Taj Muhammad
Assistant Professor, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi.
Email: taj@uok.edu.com

Received on: 07-01-2025 Accepted on: 12-02-2025

Abstract

To ensure national security, state's defense, and the establishment of peace and stability, the need for the army and military institutions has been inevitable at all times. For the Islamic state, a strong defense institution and its army are not just a manifestation of strength and power but also an important requirement for the protection of Islam and its survival. After the establishment of the Islamic state in Medina, the Holy Prophet (PBUH) began Jihad in obedience of God's command to avoid the evil incitement and oppression of enemies of Islam. He (PBUH) took possible steps to build a strong military system and through his extraordinary military strategy, understanding and insight, he (PBUH)defeated great enemy army many times. He (PBUH) was deeply familiar with the human psychology. As a commander he (PBUH) made brilliant and effective use of military psychological strategies and tactics. On the one hand, he (PBUH) kept the morale of his troops high through enthusiasm and positive narratives and gave them the assurance of Divine pleasure and victory. And on the other hand with great psychological steps he (PBUH) created an atmosphere of fear, despair and uncertainty for opponents. Along with establishing terror and awe, he (PBUH) also gained psychological superiority over his enemies by winning their hearts through kindness. He (PBUH) set an example to the world that war is not fought solely through weapons but through effective military psychological strategy which prevents the loss of weapons and human lives and repels the enemy on the mental and moral front.

Keywords: Defence, Military, Strategy, Psychology

لفظ عسکر معنی و مفہوم

لغت کے اعتبار سے لفظ 'عسکر' اسم مذکر ا ہے اور عربی فارسی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی مستعمل ہے۔

The Athenaem میں عسکر کو عربی سامی لفظ بیان کیا گیا ہے۔

"Askar an Arabic (Semitic) word meaning army".۲

لفظ عسکر بنیادی طور پر کس زبان کا لفظ ہے اس حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ مرتضیٰ الزبیدی کے مطابق '(العسکر الجمع) فارسی، عرب

واصلہ لشکر،۳

. یعنی عسکر جمع ہے فارسی ہے اور فارسی میں اس کی اصل لشکر ہے اور یہ لشکر سے معرب ہو کر عسکر بنا ہے ابنِ منظور ۴، الفیومی ۵، ابنِ درید ۶، ابنِ جوالیقی ۷، اور ابنِ قتیبہ ۸، سید سلیمان ندوی ۹ اور دیگر کے نزدیک عسکر فارسی زبان کے لفظ لشکر کا معرب ہے یعنی وہ لفظ جس کو عربی بنالیا گیا ہو اور اصل میں کسی اور زبان کا ہو۔ ۱۰

جب کہ جامع اللغات ۱۱، فیروز اللغات ۱۲، ریختہ ڈکشنری ۱۳، نور اللغات ۱۴، لغاتِ کشوری ۱۵ میں لفظ عسکر کو عربی زبان کا لفظ قرار دیا گیا ہے۔

Yousuf Sh'hadeh کے مطابق لفظ عسکر کو صدیوں سے عربی شعراء مختلف معنوں میں استعمال کرتے رہے لیکن اس کا تعلق فارسی سے ہے۔ 'صدیوں سے، عرب شعراء نے عساکر یا عسکر کا لفظ بہت سے مختلف معانی میں استعمال کیا ہے جس میں چھٹی صدی کے عرب شاعر طرافہ ابن العبد بھی شامل ہیں جنہوں نے عسکرا (جدید عربی میں معنی: عسکریت کا استعمال کیا ہے) مشکلات اور بانجھ پن کے معنی میں استعمال کیا

ہے اس لفظ کی وصفاتی جڑ فارسی ہے لیکن اس کے بعد یہ عربی ہو گیا ہے'۔ ۱۶

طرافہ ابن العبد نے لکھا

ظل فی عسکرۃ من حبھا و نات شحط مزار المدکر ۱۷

اکثر مفکرین نے لفظ عسکر کو ترکی زبان سے منسوب کیا ہے عبداللہ مصطفوی لکھتے ہیں "ترکی کے دو الفاظ عسکر اور عسکریہ کا استعمال فوج کے لیے ہے اور فارسی لغت کے لیے (یہ الفاظ) نئے تھے'۔ ۱۸

Maximillien De Lafayette کے مطابق

'ترکی کے لفظ عسکر سے عربی لفظ عسکری سے ماخوذ ہے جس کا مطلب سپاہی ہے'۔ ۱۹

عسکر کے معنی فوج یا لشکر ۲۰، خیمہ، پڑاؤ، خیمہ زن ۲۱، الجیش ۲۲، حرب (سار الی الحرب) ۲۳، سپاہ ۲۴، جند ۲۵، گروہ ۲۶ اور ہر چیز کی کثیر تعداد ۲۷ کے لئے جاتے ہیں۔

عسکر کی جمع عساکر ہے المنجد میں عساکر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا 'ہر چیز کا بہت زیادہ' 'انجلت عنہ عساکر الھم' ۲۸ (یعنی غم کی کثرت اس سے دور ہو گئی)۔

قاہرہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر احمد غباشی کے مطابق

'یہ ایک اصطلاح ہے جو قابض فوجیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔' ۲۹

ڈاکٹر احمد غباشی کی رائے میں لفظ عسکر عثمانی جنیسر سپاہیوں (عثمانی پیادہ فوج کا ایک گروپ)، فرانسیسی اور برطانوی قابض فوجیوں کے لیے بھی

استعمال ہوتا تھا۔

اکثر مفکرین کے نزدیک عسکر لفظ پیشہ ورانہ اور تنخواہ دار ملازم سپاہی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

محمد صدیق سڈون لکھتے ہیں

'عربی اصطلاح العسکر کا مطلب ہے 'فوجی خدمت پر مامور ملازم' اور اسے نو آبادیاتی انگریزوں نے اصل میں ۱۶۰۰ء میں قائم ہونے والی برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی سے منسلک 'مشرقی مرچنٹ ملاح' کے لیے استعمال کیا'۔ ۳۰

اسکاٹش مؤرخ اور مستشرق ایچ اے آر گب نے ابنِ قلانسی کی شہرۂ آفاق کتاب 'تاریخِ دمشق' کا انگریزی ترجمہ و تلخیص کرتے ہوئے لفظ عسکر کی وضاحت یوں کی ہے کہ 'لفظ عسکر (جو عام طور پر فوج یا عسکری قوتوں کے طور پر پیش کیا جاتا ہے) اس ترجمے میں اس وقت برقرار رکھا گیا ہے جب یہ اپنے تکنیکی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، تاکہ ہر حکمران اور گورنر کے زیر انتظام گھڑ سوار تیر اندازوں کی مستقل فوج کو ظاہر کیا جا سکے اور یہ فوج زیادہ تر ترک، قفقازی اور سلاوی غلاموں اور آزاد کردہ افراد پر مشتمل تھی'۔ ۳۱

لیفٹیننٹ کرنل غلام جیلانی خان لکھتے ہیں 'عسکر یا فوج کیا چیز ہے؟ یہ ایک منظم لوگوں کے گروہ یا ہجوم کا نام ہی تو ہے جسے مختلف قسم کے ہتھیاروں سے مسلح کر کے لڑنے کی تربیت دی جاتی ہے'۔ ۳۲

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ عسکر فوج، فوجی قوت اور اس سے متعلق تمام امور کو بیان کرنے کے لیے ایک اہم اور بنیادی اصطلاح کے طور پر مستعمل ہے اور اسی سے عسکری اور عسکریت جیسے الفاظ وجود میں آئے۔ مندرجہ بالا تمام معنی ایک ایسے ہتھیار بند، بڑے، منظم اور تربیت یافتہ گروہ یا اجتماع کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو رضاکارانہ یا کسی معاوضہ کے عوض سرکاری حکم پر سرحدوں کی حفاظت، اپنے دشمن پر حملہ آور ہونے یا جوابی کاروائی کی غرض سے اکٹھا ہوا ہو۔

حکمتِ عملی تعریف و تصور:

حکمت کا مادہ (ح،ک،م) ۳۳ ہے۔ حکمت کے معنی دانائی، عقلمندی کے ہیں۔ اس کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے

'وہ علم جس میں اشیائے موجوداتِ خارجہ کے احوال سے بحث کی جائے'۔ ۳۴

حکمت و دانائی سے امور انجام دینے والا حکیم کہلاتا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جہاں اپنی بے شمار صفات کا ذکر فرمایا ہے وہیں اپنی اس صفتِ مبارکہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

للذین لا یومنون بالاخرۃ مثل السوء صلے وللہ المثل الاعلی ج وھو العزیز الحکیم ۳۵

ترجمہ: آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی بری ہی مثال ہے۔ اللہ کے لیے تو بہت ہی بلند صفت ہے، وہ بڑا ہی غالب اور با حکمت ہے۔

اور حکمت وہ صفت ہے کہ پروردگار جسے چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اسے خاص بھلائی اور خیرِ کثیر سے تعبیر کیا گیا ہے کیونکہ یہ تمام فضائلِ اخلاق کی جامع ہے۔

یوتی الحکمۃمن یشاء ج و من یوت الحکمۃفقد اوتی خیرا کثیرا ۳۶

ترجمہ: وہ جسے چاہے حکمت عطا کرے اور جس شخص کو حکمت و دانائی عطا کی گئی اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی۔

اللہ تعالی نے حکمت و دانائی کو انبیاء و صالحین کو عطا کی جانے والی اہم ترین نعمت اور وصف سے یاد فرمایا ہے۔

و انزل اللہ علیک الکتاب و الحکمۃ و علمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما ۳۷

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب و حکمت اتاری اور آپ کو وہ سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

اس طرح 'حکمت' کے معنی دانش مندی اور بصیرت اور 'عملی' کے معنی ہیں کام یعنی دانش مندی اور سمجھداری سے کام انجام دینا 'حکمتِ عملی' کہلاتا ہے۔

مرزا سجاد احمد دہلوی لکھتے ہیں کہ 'حکمتِ عملی وہ اصول و قاعدے سکھاتی ہے جو تہذیبِ نفس، تدبیرِ منزل اور سیاستِ مدن میں بکار آمد ہوں اور انسان نہ صرف فضیلت و سعادت کے معنی سے واقف ہو جائے بلکہ اس میں یہ تحریک پیدا ہو جائے کہ وہ اپنے نفس میں ان صفتوں کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اپنے نفس پر اس قدر قدرت حاصل کرلے کہ رذائل سے بچ سکے نیز لوگوں میں عدالت قائم ہو اور وہ صراطِ مستقیم سے نہ بھٹکیں بلکہ فرداً فرداً اور مجتمعاً ان میں خیر و کمال پیدا ہو'۔ ۳۸

عسکری حکمتِ عملی:

تمام شعبہ ہائے زندگی کی طرح عسکری میدان میں بہترین نتائج کے حصول کے لیے ایک مؤثر حکمتِ عملی کی تشکیل ناگزیر ہوتی ہے۔ جنگی حکمتِ عملی سے مراد وہ جامع منصوبہ یا طرزِ عمل ہے جو کوئی فوجی قوت دشمن کے خلاف تواز برقرار رکھنے، اس پر غلبہ پانے اور مطلوبہ سیاسی یا قومی اہداف و مقاصد کو کامیابی سے حاصل کرنے کے لیے اختیار کرتی ہے۔ عسکری حکمتِ عملی صرف میدانِ جنگ کی لڑائی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس میں اس سے پہلے اور بعد کے تمام اقدامات شامل ہوتے ہیں۔ ماہرینِ حرب نے جنگی حکمتِ عملی کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں۔

جومینی کے نزدیک

'حکمتِ عملی نقشے پر جنگ کرنے کا فن اور پورے جنگی علاقے کا مطالعہ کرنے کا فن ہے'۔ ۳۹

H.Wager Halleck کے مطابق 'حکمتِ عملی کی تعریف یہ ہے کہ یہ فیصلہ کن مقامات پر فوج کو متحرک کرنے کا فن ہے، یا یہ فوجوں کی ایک دوسرے کی توپوں کی پہنچ سے باہر دشمن کے خلاف نقل و حرکت کا نام ہے'۔ ۴۰

لارنس فریڈمین کا کہنا ہے کہ 'حکمتِ عملی کسی بھی صورتِ حال سے، طاقت کے ابتدائی توازن سے بڑھ کر، فائدہ اٹھانے کا نام ہے۔ یہ طاقت پیدا کرنے کا فن ہے'۔ ۴۱

Friedrich Wilhelm Freiherr Von لکھتے ہیں

'فوجی حکمت عملی اس علم کا نام ہے جس میں ایسے فوجی اقدامات شامل ہیں جو نظر اور توپ خانے کی پہنچ سے باہر ہوں'۔ ۴۲
بالالفاظِ دیگر جنگی حکمتِ عملی سپہ سالار کے اس فن اور صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے جس کے تحت ایسی تدابیر اور تجاویز مرتب کی جاتی ہیں جن سے جنگی اہداف کی تکمیل ہو سکے حملہ کرنے میں سہولت اور دشمن کو مغلوب کرنے میں کم دقت کا سامنا ہو۔ عسکری تزویرات کا تعلق فنِ حرب، جنگی طریقہ کار، تیاری، منصوبہ بندی، سپاہ کی کمان، فوجی کاروائی، دشمن کے خلاف مہم جوئی، لشکر کشی، تمام عسکری مادی و غیر مادی وسائل کے استعمال وغیرہ سے ہے۔ عسکری محاذ پر متعدد حکمتِ عملیاں مرتب اور استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک ماہر سپہ سالار میدانِ جنگ میں درپیش صورتِ حال کے مطابق ان حکمتِ عملیوں کا جداگانہ یا مربوط استعمال کر کے اپنے مقاصد کو حاصل کرتا ہے۔ زمانۂ قدیم سے مستعمل جنگی حکمتِ عملیوں میں نفسیاتی حکمتِ عملی کو اہم اور منفرد حیثیت حاصل ہے یہ روایتی جنگی حکمتِ عملیوں کے نتائج کو متاثر کرتی ہے فورس ملٹی پلائر کے طور پر جنگی کوششوں کو تقویت دیتی ہے۔

نفسیاتی حکمتِ عملی:

Moore کے مطابق نفسیات ذہن اور رویے کے سائنسی مطالعے کا نام ہے۔
'نفسیات، انسانوں کی سائنس ہے، جو ان کی ذہنی زندگی کا تجربات، مشاہدات، اور ہر اس چیز کے ذریعے تجزیہ کر کے تیار کی گئی ہے جو ہمیں لوگوں کے ذہنوں کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے کہ وہ کیسے جانتے ہیں، کیسے سوچتے ہیں کیسے دلیل دیتے ہیں کیسے محسوس کرتے ہیں اور زندگی کی مشکلات میں کیسے ردعمل دیتے ہیں'۔ ۴۳
نفسیاتی حکمتِ عملی کا تعلق بھی انسانی نفسیات کو سمجھنے سے ہے۔ نفسیاتی حکمتِ عملی دماغ کی جنگ ہے جو عسکری محاذ پر دشمن کے ذہن اور طرزِ عمل کو متاثر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن کے حوصلے کو کم کرنے اور اس میں خوف کی فضا پیدا کرنے کے لیے نفسیاتی حکمتِ عملی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک کمانڈر مندرجہ عوامل کے استعمال سے مخالفین پر نفسیاتی حملے جاری رکھتا ہے۔

ا۔ طاقت اور دھونس

ب۔ گزشتہ فتوحات کی رجزخوانی

ج۔ مہلک ہتھیاروں کے استعمال کا خوف پیدا کرنا

د۔ مخالف فوج میں کمزوریوں کا احساس پیدا کرنا ۴۴

دباؤ بڑھانے اور اسے قائم رکھنے کے لیے ان عوامل کے استعمال میں جھوٹ اور حقیقت کے برعکس چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اس حکمتِ عملی میں اصل چیز جنگ لڑنے کا طریقۂ کار وضع کرنا ہے اسے کب، کس طرح، کتنے مراحل میں نافذ کیا جائے کہ بھرپور نتائج مل سکیں۔
'اسٹریٹجک سائیکولوجیکل وارفیئر بنیادی طور پر مخالف حکومتوں اور غیر سرکاری گروہوں کی رائے، جذبات، رویے اور طرزِ عمل کو بڑے

پیمانے پر متاثر کرنے کے لیے پروپیگنڈے اور افواہوں کے استعمال کے لیے منصوبہ بندی سے تعلق رکھتے ہیں۔ابتداء میں (نفسیاتی) حملے اکثر حالتِ امن میں ہوتے ہیں اور اگر مسلح لڑائی چھڑ جائے تو نفسیاتی جنگجو سیاسی و عسکری مقاصد کی تکمیل کے لیے لڑائی ختم ہونے کے بعد بھی جب تک ضروری ہو اپنا کام جاری رکھتے ہیں'۔۴۵

عسکری محاذ پر نفسیاتی حکمتِ عملی کے ذریعے دشمن کی سپاہ اور اس کی عام عوام کے جذبات، احساسات، رویوں اور فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو متاثر کر کے برتری حاصل کی جاتی ہے۔

فخری الدباغ نفسیاتی حکمتِ عملی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں

االاستخدام المخطط من قبل دولة او مجموعة دول للدعاية وغيرها من الوسائل و الاساليب التي تستهدف جماعات معادية او محايدة او صديقة للتاثير في آرائها و عواطفها و اتجاها و سلوكها بطريقة تساعد على تحقيق سياسة و اهداف تلك الدولة او الدول المستخدمة لها۴۶

ترجمہ: ریاست یا ریاستوں کے گروپ کی طرف سے پروپیگنڈہ اور دوسرے ذرائع اور طریقوں کا منصوبہ بند استعمال جو مخالف، غیر جانبدار یا دوستانہ گروہوں کو نشانہ بناتے ہیں تاکہ ان کی رائے، جذبات، رویوں اور برتاؤ کو اس طرح سے متاثر کیا جاسکے جس سے اُس ریاست یا ریاستوں کی پالیسی اور اہداف کو حاصل کرنے میں مدد ملے جن کے لیے وہ استعمال ہوتے ہیں۔

عسکری میدان میں نفسیاتی حکمتِ عملی کے تحت ایسے اقدامات کیے جاتے ہیں جن سے دشمن کو ذہنی و نظری محاذ پر شکست دی جاسکے یا اسے ذہنی طور پر اس قدر مجبور اور کمزور کر دیا جائے کہ وہ جنگ سے پیچھے ہٹ کہا جاتا ہے۔ کہا (PSYOP) جائے۔موجودہ دور میں ایسے اقدامات کو سائیکولوجیکل آپریشنز

سائیکولوجیکل آپریشنز کی تعریف کرتے ہوئے کہتی ہیں Mitzi Perdue

'یہ فوجی آپریشن کی ایک شکل ہے جو دشمن کی جذباتی اور ذہنی حالت کو نشانہ بناتی ہے'۔۴۷

نفسیاتی جنگ کی حکمتِ عملی کے حوالے سے بغداد میں اسلامی علوم کے ایک پروفیسر عبدالہادی کا کہنا ہے کہ 'اس سے مراد اقدامات و آپریشنز کا وہ مجموعہ ہے جو حقیقی طور پر لڑائی میں شامل ہوئے بغیر دشمن کو کمزور کرنے کے لیے یا اس کے معاندانہ نفسیاتی اقدامات کو روکنے کے لیے استعمال کیا جائے اسلامی شریعت میں اس کو جہاد فی سبیل اللہ کے ضمن میں شمار کیا جاتا ہے'۔۴۸

نفسیاتی حکمتِ عملی کے ذریعے اہم آپریشنل اقدامات اٹھا کر جانی نقصان کو کم سے کم کرنے میں مدد ملتی ہے نیز جنگی وسائل کا استعمال بھی کم ہوتا ہے۔

عہدِ رسالت ﷺ میں عسکری نفسیاتی حکمتِ عملی کا استعمال:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی عسکری مہمات میں دشمنانِ اسلام کے خلاف جامع حکمتِ عملی مرتب کرتے ہوئے محض فوجی طاقت پر انحصار نہیں

کیا بلکہ نفسیاتی حکمتِ عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور فائدہ اٹھایا اور دشمن کو ذہنی، جذباتی اور نفسیاتی طور پر اس قدر کمزور کر دیا کہ وہ یا تو میدانِ جنگ سے فرار ہونے لگے یا جنگ سے قبل ہی سرنڈر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عسکری میدان میں نفسیاتی حکمتِ عملی کا بروقت اور بہترین استعمال کیا دشمن کی مزاحمت کو توڑا، دلوں کو تسخیر کیا اور بڑی بڑی فتوحات بغیر خون بہائے حاصل کیں۔ نفسیاتی طور پر جہاں آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کو دباؤ میں رکھنے کی پالیسی اختیار کی وہیں اپنے ساتھیوں، حمایتیوں اور حلیفوں کی نفسیات کا بھی خیال رکھا۔ بلاشبہ دشمن پر نفسیاتی غلبہ اور برتری حاصل کرنے کی اہمیت اس پر مادی برتری حاصل کرنے سے کسی طور کم نہیں ہو۔ نفسیاتی حکمت عملی کے تحت جو اہم اقدامات لیے ذیل میں ان کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

ا۔ مورال بلند رکھنا

نفسیاتی حکمتِ عملی میں منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں کا ستعمال کیا جاتا ہے منفی پہلو سے مراد ایسی حکمتِ عملی ہے جو دشمن کی فوج میں بددلی، کمزوری، خوف و ہیجان، انتشار جیسے منفی رجحانات پیدا کر دے جبکہ نفسیاتی حکمتِ عملی کا مثبت پہلو اپنی فوج کو دشمن سے لڑنے کے لیے ذہنی طور پر تیار کرنا ہے ان کے عزم و ارادے کو پختہ کرنا، مورال کو بلند کرنا کہ وہ بھرپور جذبے سے دشمن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکیں۔ لہذا دورانِ جنگ سپاہیوں کا حوصلہ بڑھاتے رہنا ضروری ہے کمانڈر کو چاہیے کہ سپاہیوں کو بار بار مقصد کی یاد دہانی کراتا رہے اور پر جوش تقاریر سے لہو گرماتا رہے یہاں تک کہ وہ اپنی ذات کو فراموش کر کے اپنے ملک و قوم کے خیال سے دشمنوں کے آگے ڈٹ جانے کو تیار ہو جائیں نیز سپہ سالار کا میدانِ جنگ میں ڈٹے رہنا اور اگلی صفوں میں موجود رہنا سپاہ کے حوصلوں کو بڑھاتا ہے اور وہ سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی نفسیاتی اصول کو بدر و حنین کے معرکوں میں بخوبی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے نہایت خوبی سے منتشر ہوتے مسلمانوں میں وہ روح بیدار کی جس سے وہ فوراً سنبھل گئے اور پانسہ ئی جنگ پلٹ گیا۔

غزوہ حنین میں مشرکین کے اچانک حملے پر مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی ایسے وقت میں جب کہ افراتفری کا عالم تھا آپ ﷺ میدانِ جنگ میں پوری استقامت کے ساتھ ڈٹے رہے خوفزدہ اور پریشان ہونے کے بجائے مکمل پُرسکون اور عالی ہمت دکھائی دیئے۔ آپ ﷺ کا میدانِ جنگ میں عملی طور پر موجود رہنا اور مشکل حالات میں یہ کہنا

'انا النبی لا کذب، انا ابن عبدالمطلب'[۴۹] یہ صرف الفاظ نہیں تھے بلکہ دشمن کو طیش دلانے والی وہ للکار تھی جسے وہ سننا پسند نہ کرتے تھے اور جس سبب سے وہ آپ ﷺ کے خلاف میدانِ جنگ میں کودے تھے۔ یہ پکار ایسے وقت میں تھی جب دشمن نے مسلم فوج پر یکدم دھاوا بول دیا تھا ایسے میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ آپ ﷺ کی جرأت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ آپ ﷺ کی آواز منتشر ہوتی مسلم فوج کو حوصلہ دینے ان میں ایمان اور سرفروشی کا جذبہ دوبارہ پیدا کرنے کا ایک طاقتور ذریعہ بنے آپ ﷺ کی پکار پر مسلمانوں نے لبیک کہا ان میں نئی جان، جوش اور ولولہ پیدا ہوا ان کے اکھڑتے قدم مضبوطی سے جم گئے۔ آپ ﷺ خچر پر سوار تھے ایسے موقع پر عام انسان اپنی سواری کو ایڑ لگا کر محفوظ مقام پر پہنچنے کی سعی کرتا ہے مگر رسول اللہ ﷺ ایسے نڈر اور شجیع سپہ سالار تھے کہ اپنی فوج کو مجتمع کرنے اور دشمن کو جواب دینے کے

لیے خچر سے نیچے اترے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ ۵۰ اپنے کمانڈر کی جانب سے ایسی دلیری اور بے باکی کا اظہار دیکھ کر مسلمان پلٹے اور دشمنوں پر ایسے کاری وار کیے کہ وہ شکست خوردہ میدانِ کارزار سے فرار ہو گئے۔

بنو قریظہ کی عہد شکنی کی اطلاعات ملنے پر تصدیق معاملہ کے لیے چند اصحاب کو ان کی جانب بھیجا ساتھ ہی 'آپ ﷺ نے ان کو یہ ہدایت فرمادی کہ چاہے خبریں کسی بھی قسم کی ہوں ان کو عام نہ کیا جائے تا کہ ان کے صحیح ہونے کی صورت میں سپاہیوں کا مورال پست نہ ہونے پائے مزید برآں خبریں صحیح ہونے کی شکل میں ان کا تدارک کیا جاسکے اور اگر کعب بدستور اپنے ساتھ معاہدہ دوستی پر قائم ہو تو بے شک اس کا تمام لوگوں کے سامنے اعلان کر دینا'۔ ۵۱

آپ ﷺ مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند رکھنے کے لیے تشویش ناک صورتِ حال کو بھی اس طرح بیان کرتے کہ سپاہ پُرامید ہوتی آپ ﷺ چاہتے تھے کہ بُری صورتِ حال سن کر مسلمان فوج بد دل ہو کر ہمت نہ ہار بیٹھے جب حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے آکر بنو قریظہ کہ بدعہدی کا حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا 'ابشروا یا معشر المسلمین' ۵۲ اے مسلمانوں کے گروہ خوش ہو جاؤ۔ اس واقعے کے حوالے سے ابنِ اسحاق لکھتے ہیں کہ 'نبی علیہ السلام نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا فرمایا مسلمانو! مطمئن رہو جب ہر طرف بلائیں اور مصیبتیں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ بھلائی بھیجتا ہے اور بلاؤں کو دور کرتا ہے'۔ ۵۳

در حقیقت ایک دانشمند اور کامیاب قائد اپنے سپاہیوں کو یہ سکھاتا ہے کہ خوف موجود رہے مگر اس کا مقابلہ کرنا چاہیے 'انضباط خوف کے احساس کو کم کر دیتا ہے چونکہ خوف انضباط اور مورال کو تباہ کر دیتا ہے اس لیے انضباط کو حد درجہ تک قائم رکھنا چاہیے اگر خوف کو نہ روکا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پوری وحدت ہراس کا شکار ہو جائے گی اور پھر وہ وحدت نہ رہے گی بلکہ ایک انبوہ کی صورت اختیار کر لے گی'۔ ۵۴

۲۔ حُسنِ سلوک و تالیف قلب کی حکمت

رحمۃ للعالمین ﷺ نے دشمنانِ اسلام کے ساتھ حسنِ سلوک کے عظیم مظاہرے کر کے ان کے قلوب کو متاثر کرنے کی سعی کی بنو حنیفہ کے سردار ثمامہ بن اثال نے ایمان لانے کے بعد قریش سے تجارتی مراسم ختم کرتے ہوئے انہیں غلّے کی ترسیل روک دی جس سے اہلِ مکہ سخت غذائی مشکلات کا شکار ہونے لگے تو آپ ﷺ کے حکم پر حضرت ثمامہ نے غلّے کی فراہمی جاری کر دی۔ زمانۂ قحط میں مکہ والوں کو پانچ سو اشرفیاں ابوسفیان کو بھیجی گئیں کہ مکہ کے فقراء میں تقسیم کر دے۔ ۵۵ آپ ﷺ کی جانب سے حسنِ سلوک کے ان اقدامات نے دشمنوں میں نفرت کم کرنے کی کوشش میں اہم کردار ادا کیا۔ ایمان لانے والے افراد کا نہایت خوشدلی سے خیر مقدم کیا گیا بالخصوص مکہ کے اہم سرداران کے قبولِ اسلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا 'آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ اور عمرو بن العاصؓ کی آمد اور قبولِ اسلام کا بھر پور خیر مقدم کیا آپ ﷺ نے ان عبقری شخصیات کے استقبال کے لیے بعض صحابہ کرامؓ کو بھیجا اور جب کالد بن ولید نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور شہادت کا اقرار کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ' خدا کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں ہدایت نصیب فرمائی، مجھے تمہاری عقل و دانش سے یہی توقع تھی کہ وہ تمہیں ضرور بھلائی تک پہنچادے گی'۔ ۵۶ عمرو بن العاص دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو انہیں

سابقین اولین کا سردار بنا کر فوجی مہمات پر بھیجا گیا۔۵۷

آپ ﷺ نے اسلام لانے والے معززین کے اعزاز کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی قابلیت اور اثر و رسوخ کو مناسب طریقے سے استعمال کیا معززین کے احترام سے دیگر غیر مسلموں کو بھی ترغیب ملی جب انہوں نے دیکھا کہ اس سے ان کے سماجی رتبے میں کوئی کمی نہیں آئی نیز معاشرے میں بے چینی اور اختلافات پیدا نہیں ہوئے بلکہ ایک ہموار تبدیلی کا عمل جاری رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک روا رکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اخلاق سے مخالفین کے ذہن و قلوب پر گہرا اثر ڈالا کہ وہ پورے خلوص اور توانائیوں کے ساتھ اسلام سے منسلک ہوئے اور بقیہ زندگی اسلام کی اشاعت، معاونت اور مدد کے لیے وقف کر دی۔

فتح مکہ کے وقت گرچہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مکہ کے لیے امان کا اعلان کرتے ہوئے ان تمام لوگوں کو مامون ہونے کی یقین دہانی کرائی تھی جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں مگر ساتھ ہی ابو سفیان کی دلداری کی غرض سے اور بعض روایات کے مطابق حضرت عباسؓ کے کہنے پر کہ وہ اپنی قوم کے سردار ہیں فخر کو پسند کرتے ہیں اس لیے کوئی خاص چیز ان کے لیے فرما دیجیے تو آپ ﷺ نے یہ جملہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو، وہ مامون ہے۔۵۸ فتح مکہ کے وقت ابو سفیان واحد انسان تھا جو مکہ میں مسلمانوں کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک جملے میں کہ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ محفوظ ہے سے اس کا دل موم کر دیا ابو سفیان کو اسقدر قدر و منزلت کا مل جانا انہیں کسی بھی قسم کی بیوقوفانہ حرکت سے باز رکھنے کے لیے کافی تھا بلکہ 'وہ ہتھیار ڈالنے کی ترغیب دینے والوں میں پیش پیش تھے'۔۵۹

مالِ غنیمت سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی نوازا جن کے دلوں کو نرمانا مقصد تھا اس کے ذریعے آپ ﷺ نے ان کے اندر موجود نفرت، دل شکستگی اور کدورت کو دور کیا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ممکن تھا کہ وہ کسی کمزور لمحے میں دشمن کے آلۂ کار بن جاتے اور مسلمانوں کے لیے نقصان کا سبب بنتے۔ غزوہ حنین کے موقع پر بے تحاشہ مالِ غنیمت ہاتھ آیا تو آپ ﷺ نے قریش کی تالیفِ قلب کی غرض سے انہیں کثیر عطایا سے نوازا سفیان بن حرب، سہیل بن عمرو، اقرع بن حابس حنظلی، عینیہ بن حصین فنرازی کو سو سو اونٹ دیئے اور حکیم بن حزام کو بھی ان کے اصرار پر سو اونٹ عنایت فرمائے۔۶۰ بعد ازاں ہوازن کے لوگ پلٹ کر آپ ﷺ کے پاس آئے اسلام قبول کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے مال و عیال انہیں واپس کیے جائیں چنانچہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے انہیں ان کے اموال لوٹا دیئے۔ بعد ازاں بنو ہوازن کے سردار مالک بن عوف بھی اس خبر کے ملنے پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لے آئے۔ آپ ﷺ کے اس رحم دلانہ طرزِ عمل نے انہیں آپ ﷺ کے احسانات تلے دبا دیا اور ان کی کفر و تکبر سے تنی ہوئی گردنیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ کے سامنے سرنگوں ہو گئیں اور آنے والے سالوں میں انہوں نے اپنے طرزِ عمل سے خود کو بہترین مسلمان اور اسلام کا بہترین سپاہی ثابت کیا۔ صفوان بن امیہ فرماتے ہیں 'اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس وقت دیا جب کہ مجھے سب سے زیادہ آپ ﷺ سے (اسلام نہ لانے کی وجہ سے) بغض تھا پھر وہ برابر مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ وہ سب سے زیادہ مجھے محبوب لگنے لگے'۔۶۱

امیر مقرر کرتے ہوئے بھی آپ ﷺ نے لوگوں کی تالیف قلب کا خیال رکھا۔ اس اطلاع پر کہ قضاعہ اور بلی کے لوگوں کا ایک لشکر اکٹھا ہو رہا ہے آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو امیر بنایا اور تین سو افراد کا لشکر دے کر روانہ کیا اور انہیں ہدایت فرمائی کہ 'پاس گزرنے والے عرب سے مدد لیں۔ بلی، عذرہ اور بلقین کے قبائل تھے۔ حضرت عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی سے تعلق رکھتی تھی اس لیے آپ ﷺ نے ان قبائل کو مانوس کرنے اور ان کی قلوب کو نرمانے کے لیے عمرو بن العاصؓ کو اس مہم کا امیر مقرر کیا'۔ ٦٢

۳۔ دشمن پر نفسیاتی دباؤ بڑھانے کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات

i۔ تعاقب

تعاقب دشمن کو نفسیاتی طور پر زیادہ خوفزدہ اور مرعوب کر دیتا ہے نیز تعاقب سے نہ صرف میدانِ جنگ میں فتح کے فوری عطیات و ثمرات حاصل ہوتے ہیں بلکہ اس کے دور رس نتائج بھی حاصل ہوتے ہیں۔ دشمن کو دوبارہ منظم ہونے اور خطرہ بننے کا موقع نہیں ملتا۔ قرآنِ کریم میں اس اہم جنگی تدبیر کو اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد ربانی ہے

ولا تھنوا فی ابتغاء القوم ٦٣

ترجمہ: اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا۔

آپ ﷺ نے حکمِ الہی کی تعمیل میں اس اہم جنگی حکمتِ عملی کو استعمال میں لاتے ہوئے نہ صرف دشمنوں کو عملی طور پر شکست دی ان کے حوصلوں کو زیر کیا بلکہ مسلمانوں کو کفار پر نفسیاتی برتری دلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، 'جنگ میں وہ سپہ سالار کامیاب ہوتا ہے جو دشمن کے حملے سے پہلے ہی اس پر حاوی ہو جاتا ہے'۔ ٦٤

غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ نے 'اپنی فوج کے کثیر جانی نقصان کے باوجود ایک دستہ دشمنوں کے تعاقب میں بھیجا تاکہ دشمن غلط فہمی میں مبتلا رہے اس طرح دشمن کو کافی مدت تک اسلامی فوج پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی'۔ ٦٥

جنگ احد کے چند گھنٹوں بعد ہی رسول اللہ ﷺ کا اپنی تھکن سے نڈھال اور زخموں سے چور چور فوج کے ہمراہ دشمن کے تعاقب میں روانہ ہونا ایک ایسی زبردست جراتمندانہ حکمتِ عملی تھی جس نے قریش کی عارضی فتح کے اثرات کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو شکست کی مایوسی سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دشمن کے تعاقب سے رسولِ اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ دشمن کو مسلمانوں کی کمزوری کا احساس نہ ہونے پائے اور ان پر مسلمانوں کے عزم و ہمت ظاہر ہو اور دشمن مرعوب اور پریشان ہو جائے اور یہی ہوا دشمن پر اپنے پیچھے آنے والے زخمی اور قلتِ اسلحہ کا شکار مسلم فوج نے اس قدر نفسیاتی دباؤ پیدا کر دیا کہ وہ پلٹ کر حملہ کرنے کے قابل نہ رہے اور انہوں نے بھاگنے کو غنیمت جانا۔ مسلم سپاہ اپنے پُر عزم قائد کی قیادت میں حمراء الاسد کے مقام پر پہنچی جہاں تین دن قیام کیا۔ دشمن کی جرأت نہ ہوئی کہ زخمی مسلمان فوجیوں کا سامنا بھی کرتی آپ ﷺ کی اس حکمتِ عملی نے کفارِ مکہ پر بلکہ ارد گرد کے قبائل پر بھی دھاک بٹھا دی آپ ﷺ نے دشمن پر ثابت کیا کہ وہ

زخمی ضرور ہیں پر کمزور نہیں اور نہ ہی بزدل اور پسپا ہوئے ہیں بلکہ دشمن پر لپکنے اور جھپٹنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ تین دن بعد مسلمان مدینۃ النبی ﷺ واپس ہوئے۔ آپ ﷺ کے تعاقب کے فوری فیصلے نے دشمنوں اور مسلمانوں دونوں پر گہرے اثرات رونما کیے۔

عبدالباری اپنی کتاب میں لکھتے ہیں 'اِس عجلت کا راز یہ تھا کہ قریش کو یہ احساس ہو جائے کہ محمد ﷺ اپنے اصحابؓ کے ساتھ پھر مقابلے کے میدان میں نکل چکے ہیں اور وہ مدینہ پر دوبارہ حملہ کے پلان سے باز آجائیں اور وہ قطعی یہ معلوم نہ کر سکیں کہ مسلمانوں کا حوصلہ پست ہو گیا ہے ساتھ ہی خود مسلمانوں کو ڈھارس ہو جائے کہ اس تھوڑی سی مصیبت اور نقصان نے ہماری اولوالعزمی میں کوئی فرق نہیں ڈالا تیسری اہمیت یہ تھی کہ اندرونِ شہر اور مضافات میں ہنسی اڑانے والوں پر دھاک جم جائے چنانچہ جب یہ زخمی مسلمان مدینہ سے قریش کے تعاقب میں چلے تو سارا مدینہ ان کی جرات پر حیران تھا'۔٦٦ سانحہ رجیع اور سانحہ بئر معونہ میں اصحابِ رسول ﷺ کو دشمنانِ اسلام نے دھوکہ دہی اور فریب سے قتل کر دیا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ احد کی جنگ کے بعد مسلمان کمزور ہو گئے ہیں دشمنوں کی جانب سے صحابہ کرامؓ کی شہادت نے ان کے علاقوں پر یلغار کا جواز پیدا کر دیا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ۴ اور ۵ ہجری میں کئی سریے بھیجے اور کئی مہمات میں خود قیادت فرمائی اور دشمن کو مرعوب و مجبور کیا۔

۴۔ مسلم قوت کا مشاہدہ کروانا

انسان کی نفسیات پر طاقت کے اظہار کا گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ غیر ارادی طور پر خوف و مرعوبیت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی خود اعتمادی زائل ہونے لگتی ہے۔ قریشِ مکہ کی جارحانہ نفسیات پر دباؤ ڈالنے کے لیے ضروری تھا کہ مسلمانوں کی کوئی کمزوری ان پر ظاہر نہ ہو۔ ایک بہترین ماہرِ نفسیات کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے اس امر کا پورا پورا خیال رکھا۔ مسلمان جب عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے لیے گئے تو قریش پہاڑوں پر چڑھ کر مسلمانوں کو دیکھنے لگے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ خانۂ کعبہ کا طواف کرتے وقت پہلوانوں کی طرح ہاتھ مار مار کر (اکڑ کر) چلو تاکہ اہلِ مکہ کمزور نہ سمجھیں۔ آپ ﷺ نے کسی موقع پر کفار کو یہ باور نہ ہونے دیا کہ مسلمان کمزور ہیں۔٦٧ نیز 'اپنے اصحاب کو رمی کا حکم دیتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ کنکریاں پھینکنے میں قوت کا مظاہرہ کریں تاکہ قریش کو ان کی قوت کا اندازہ ہو جائے'۔٦٨

کفارِ مکہ کے ظلم کے ہاتھوں شکار ہونے والے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کو اللہ نے بلاآخر جس قوت سے نوازا تھا اس شوکت کا مظاہرہ دشمنانِ اسلام پر کرنا ناگزیر ہو گیا تھا اس کا مقصد دنیاوی شان دکھانا یا فخر و تکبر کا اظہار نہیں تھا بلکہ اسلام نے جس عظمت اور بلند مقام پر انہیں لا کھڑا کیا تھا اس کا مظاہرہ کر کے دشمنوں کے دلوں پر رعب ڈالنا ان کو خوف میں مبتلا کرنا تھا تاکہ وہ اپنی فتنہ انگیز سرگرمیوں کو ترک کر دیں اور اسلام کو ایک طاقتور، سنجیدہ اور مضبوط قوت کے طور پر لیتے ہوئے مزاحمت کے بجائے اطاعت کا راستہ اپنائیں۔

فتح مکہ سے قبل ابوسفیان، جو اب تک اسلام نہ لائے تھے، کے متعلق حکم دیا کہ انہیں ایسے مقام پر کھڑا کیا جائے جہاں سے وہ مسلمانوں کے منظم اور مسلح فوجی دستوں کو گزرتے ہوئے بخوبی دیکھ سکے اور ان کی قوت اور کثرت ان پر آشکار ہو جائے 'آپ ﷺ کا مقصد تھا کہ وہ اتنا مرعوب ہو جائے کہ کسی بھی طرح قریش کو جنگ کا مشورہ نہ دے اور فتح ہونے والا شہر بغیر خونریزی کے فتح ہو جائے'۔٦٩ اس منظر نے حقیقتاً

ابو سفیان پر ہیبت طاری کر دی اور وہ جان گئے کہ قریش کے لیے اب مسلمانوں سے ٹکرانا نقصان سے خالی نہیں۔ فتح مکہ کے وقت ابو سفیان حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

۵۔ الاؤ روشن کروانا

غزوہ حنین میں اور فتح مکہ پر الگ الگ آلاؤ روشن کرنے کا مقصد مسلمان فوج کی کثیر تعداد کو ظاہر کر کے دشمنوں پر رعب و دبدبہ طاری کرنا تھا تاکہ وہ مقابلے پر نہ آئیں اور نفسیاتی طور پر لڑے بغیر ہی پسپا ہو جائیں۔ 'درحقیقت اسلامی طاقت کا مظاہرہ اُن (قریش) کے ادراک و تحریک کو مرعوب یا حالات کے تدریجی ارتقاء کے ساتھ معطل کر سکتا تھا چنانچہ اس موقعہ پر وسعت کے ساتھ عسکری روشنی اسی مصلحت کی آئینہ دار ہے'۔ ۷۰

غزوہ حمراء الاسد میں حمراء الاسد کے مقام پر مسلمانوں نے تین رات قیام کیا ہر رات اپنے پڑاؤ میں صحابہ پانچ سو جگہ آگ روشن کرتے تاکہ بہت دور سے بھی روشنی نظر آتی رہے مسلمانوں کے پڑاؤ سے مختلف آوازیں اور آگ کی روشنی دور دور تک پہنچتی تھی اور اس کے نتیجے میں دشمن کے دلوں میں خوف اور رعب بیٹھ گیا تھا۔ ۷۱ مسلمانوں کی جانب پیش قدمی کرنے کے بجائے وہ گھبرا کر واپس اپنے مسکن مکہ کی جانب لوٹ گئے۔

۶۔ میدانِ جنگ میں قیام کرنا

احد سے بھاگتے ہوئے ابو سفیان نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو اگلے سال میدانِ بدر میں مقابلے کا چیلنج دیا تھا جسے مسلمانوں نے پورے وقار سے منظور کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں غزوہ بدر دوم میں مسلمانوں نے بدر میں آٹھ روز تک ٹھہر کر دشمن کا انتظار کیا اور اس شان سے مدینہ واپس آئے کہ جنگ میں پیش قدمی ان کے ہاتھ آ چکی تھی، اور کفار کے دلوں پر ان کی دھاک بیٹھ چکی تھی۔ ابو سفیان پر مرعوبیت طاری ہوئی اور وہ مقابلے کے لیے نہ آیا جس سے 'سب کے دل میں یہ بات اُتر گئی کہ ابو سفیان اور اس کے ساتھی کمزور ہیں برخلاف اس کے محمد ﷺ اور ان کے ساتھی مضبوط اور عزم کے پکے ہیں شمالی راہ سے آنے والے کاروانوں اور قبائل نے جا جا کر ان باتوں کو پھیلا دیا جس کا اثر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کے لیے سود مند ہوا نیز سلامتی کے ساتھ واپس ہونے پر مدینہ کے بقیہ لوگوں کے سامنے (جو اس مہم پر جانے سے قاصر رہے) ستر (۷۰) فداکاروں کی اطاعتِ امر کا اچھا نمونہ پیش ہوا'۔ ۷۲ 'حضرت ابو طلحہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم پر غلبہ پا لیتے تو آپ ﷺ ان کے علاقے میں تین دن قیام کرتے'۔ ۷۳ نبی کریم ﷺ میدانِ جنگ سے فوری واپسی کے بجائے کچھ وقت ٹھہر ناپسند فرماتے تھے حکمت یہ تھی کہ کفار پر مسلمانوں کی قوت و شوکت ظاہر ہو اور حالات کو اس اس طرح اپنے کنٹرول میں رکھا جائے کہ دشمن کو دوبارہ منظم ہونے کا موقع نہ مل سکے۔ تبوک میں آپ ﷺ نے بیس روز قیام فرمایا۔ ۷۴ اس کا مقصد رومیوں کو یہ پیغام دینا تھا کہ اسلامی ریاست جزیرہ نما عرب کی سرحدوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ سلطنتِ روم جیسی عظیم طاقت کو بھی چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بیس دن تک میدانِ تبوک میں مسلم لشکر کی موجودگی نے رومیوں پر شدید نفسیاتی دباؤ ڈالا

جس کے نتیجے میں انہوں نے براہِ راست ٹکراؤ سے گریز کیا اور ان کے دلوں پر مسلمانوں کی عسکری قوت اور حوصلے کی ہیبت طاری رہی۔

۷۔ پروپیگنڈا

جنگ میں پروپیگنڈے کا استعمال ایک نہایت پیچیدہ، مؤثر اور طاقتور آلے کے طور پر کیا جاتا ہے جو مخالفین کے حوصلوں کو زیر کرنے، رائے عامہ اپنے حق میں کرنے، دشمن حلقے میں دراڑ ڈالنے اور اتحادیوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ایک اہم حکمتِ عملی اختیار کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے دشمنوں کے وار کو روکنے کے لیے اور انہیں پسپا کرنے کے لیے اپنی حکمت، بصیرت اور انسانی نفسیات کی آگہی سے کام لیا۔ آپ ﷺ کی یہ حکمتِ عملی موجودہ دور کے پروپیگنڈے سے میل نہیں کھاتی کیونکہ اس کا مقصد سیاسی و مادی تسلط ہوتا ہے اور وہ جھوٹ اور افتراء پردازی سے پروان چڑھتا ہے۔

آپ ﷺ نے دشمن کے حملے کو ناکام بنانے کے لیے جھوٹ کے بجائے اسے مغالطے اور ابہام میں ڈالنے کی پالیسی پر کام کیا اس کا مقصد جنگ کے بنیادی اصولوں کی پامالی یا بدعہدی نہیں ہے بلکہ دشمن کو اس کے اپنے ارادے اور طاقت کے حوالے سے ابہام میں ڈال کر غیر متوقع اقدامات کرنا جس سے وہ ذہنی الجھن اور انتشار کا شکار ہو کر نفسیاتی طور پر شکست کھا جائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'الحرب الخدعۃ'

ترجمہ: جنگ دھوکا (حیلہ) ہی ہے۔۷۵

یہ ایک بڑا گہرا فوجی اصول ہے کہ جنگ صرف مادی طاقت اور قوت سے نہیں جیتی جاتی بلکہ حکمت اور منصوبہ بندی سے جیتی جاتی ہے۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی 'خدعۃ' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ 'یہاں خدعۃ سے مراد بدعہدی یا اخلاقی اقدار کو پامال کر کے اپنے مقصد کا حصول نہیں بلکہ اس سے مراد 'داؤ اور تدبیر' ہے جیسے دو پہلوانوں کی کشتی میں ایک پہلوان کوئی انوکھا داؤ کھیل کر دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے تو اس کے داؤ یا تدبیر کو دھوکا اور فریب پر محمول نہیں کیا جا سکتا'۔۷۶

غزوہ احزاب کے موقع پر جب اہلِ عرب اپنے قبائل کے ہمراہ مدینہ پر لشکر کشی کے لیے چڑھ آئے اور ان کے طویل ہوتے محاصرے نے مشکلات میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تو نومسلم نعیم بن مسعود نے غزوہ احزاب میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کر کے اپنے ایمان لانے کا بتایا اور اجازت چاہی کہ وہ مسلمانوں کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ 'ہاں تم ایک تجربہ کار آدمی ہو اگر کوئی تدبیر ممکن ہو کر گزرو'۔۷۷ چنانچہ نعیم پہلے بنو قریظہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تم لوگوں نے قریش اور غطفان کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ سے عہد شکنی کر کے غلطی کی اگر قریش اور غطفان واپس چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ سے مقابلے میں تم تنہا رہ جاؤ گے اس لئے قریش اور غطفان کے دھوکے سے بچنے کے لیے ان کے کچھ آدمی مقید کر رکھو تا کہ وہ تمہاری مدد کے لیے مجبور رہیں بنو قریظہ نے نعیم کی توصیف کی اور ان کے مشورے پر عمل درآمد کی یقین دہانی کرائی۔ پھر نعیم بن مسعود قریش کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ توڑ کر نادم ہیں اور تعلقات کی بحالی کے لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیشکش کی ہے کہ وہ بنو قریش اور بنو غطفان کے چند سرداروں کو پکڑ کر

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ آپ ﷺ ان کو قتل کر دیں اور محمد ﷺ نے اس بات کو منظور کر لیا ہے لہذا جب بنو قریظہ تم سے کچھ لوگ مانگیں تم انہیں اپنے لوگ نہ دینا۔اس کے بعد نعیمؓ نے غطفان کے پاس جا کر قریش سے جو کہا تھا ویسا ہی ان کے ساتھ دہرایا بعد ازاں بنو قریش اور بنو غطفان نے

بنو قریظہ کو پیغام بھجوایا کہ وہ بھی باہر نکل کر حملہ آور ہوں تاکہ لڑائی جلد اپنے منطقی انجام کو پہنچ سکے بنو قریظہ نے کہلوایا کہ ہم کل یوم سبت ہونے کی وجہ سے نہیں لڑ سکتے نیز ہمیں تم پر بھروسہ نہیں ہے البتہ اگر بنو قریش اور بنو غطفان اپنے کچھ سرداروں کو ہمارے پاس بطورِ رہن رکھوادیں۔اس شرط کو ان دونوں قبائل نے ماننے سے انکار کر دیا اور دونوں فریقین کو نعیم بن مسعود کی باتوں پر کامل یقین ہو گیا اور ان دشمنانِ اسلام میں پھوٹ پڑ گئی موسم کی سختی نے مزید ان کے اوسان خطا کر دیئے اور وہ مقابلہ کیے بغیر پلٹ گئے۔

آپ ﷺ نے تین مواقع پر جھوٹ کو جائز اور حلال ٹھہرایا ہے اس میں سے ایک موقع جنگ میں جھوٹ بولنا ہے۔۷۸ اس استثناء کا مقصد دشمن کو شکست دینے کے لیے ایسی تدابیر اختیار کرنا ہے جو اس کے لیے غیر متوقع ہوں اور اس سے مسلمانوں کا فائدہ یا ان کا دفاع مقصود ہو۔ کعب بن اشرف کے قتل کے لیے محمد بن مسلمہؓ نے ہامی بھری لیکن پھر رسول اللہ ﷺ سے کیے اپنے اس عہد کے بارے میں متفکر ہوئے کہ جانے وہ ملعون کعب بن اشرف کو قتل کر پائیں گے یا نہیں انہوں نے دربارِ رسالت میں پہنچ کر عرض کیا 'یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ سے عرض تو کر دی ہے مگر خبر نہیں کہ میں اپنا وعدہ پورا کر بھی سکوں گا یا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے ذمے تو صرف کوشش کرنا ہے محمد بن مسلمہؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ ضروری ہے کہ بعض باتیں خلافِ حقیقت کہوں فرمایا جو تمہیں مناسب ہو کہو تمہارے لیے ایسی باتیں جائز ہیں۔۷۹ حجاج بن علاط سلمیؓ مکہ کے باسی تھے انہوں نے غزوہ خیبر کے بعد اسلام قبول کیا۔انہیں یہ ڈر تھا کہ خیبر کی فتح اہلِ مکہ پر بجلی بن کر گرے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ ان کا مال واسباب ضبط کر لیں لہذا اپنے اہل وعیال اور اثاثوں کو بحفاظت مکہ سے نکالنے کے لیے انہوں نے ایک تدبیر اختیار کرنے کی اجازت طلب کی اور کہا 'یارسول اللہ ﷺ مجھے ضرورتاً کچھ غلط باتیں کہنا پڑیں گی آپ ﷺ نے فرمایا کہہ دینا'۔۸۰ آپ ﷺ نے دشمن کے پروپیگنڈے پر کڑی نظر رکھی اور اسے پنپنے سے پہلے جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

کفار نے احد میں ایک مرحلہ پر غلبہ حاصل کر لیا اور مسلمانوں کے سپہ سالار اور پیغمبر رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر پھیلا دی تاکہ مسلم فوج میں افسوس اور غم کی کیفیت پیدا ہو جائے وہ دل ہار بیٹھیں اور مکمل طور پر پسپا ہو جائیں واقعتاً یونہی ہونے لگا کہ اکثر صحابہ نے لڑائی ترک کر دی کچھ نے بددل ہو کر ہاتھ روک لیے اس بات کا علم ہوتے ہی رسول اللہ ﷺ نے فوری طور پر منظر پر نمایاں ہونے اور لوگوں کو اپنی موجودگی کا یقین دلانے کا فیصلہ کیا کیونکہ مشاہدہ افواہ کا بہترین جواب ہوتا ہے اور پھر جیسے ہی صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا وفورِ مسرت سے چلا اٹھے اور پوری توانائیوں کے ساتھ میدانِ کارزار میں سرگرمِ عمل ہوئے اور دشمن میدانِ جنگ سے نامراد لوٹا۔

منافقین کو مسلمانوں کا اتحاد اور باہمی یکجہتی کے ساتھ مل جل کر رہنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی آمد کے بعد یہودِ مدینہ جن کا کاروبار اوس و خزرج کی چپقلش پر زندہ تھا انہیں ان دونوں قبائل کی باہمی دوستی اور یگانگت نہایت ناپسند تھی اور وہ ان قبائل کو پھر سے

ایک دوسرے سے متنفر کرنے کی سازشیں کرتے رہتے تھے شاس بن قیس نامی بوڑھے یہودی نے اوس و خزرج میں پھوٹ ڈلوانے کے لیے ایک نوجوان شاعر کو بھیجا جس نے ان کی محفل میں جنگ بعاث اور اس سے قبل کے حالات کا شاعرانہ بیان کیا اوس و خزرج کی قبائلی عصبیت کو جگایا جس کی بناء پر دونوں قبائل کے نوجوان اٹھے اور از سرِ نو جنگ کے شعلے بھڑکانے پر آمادہ ہونے لگے مقابلہ اور ہتھیاروں کی صدائیں گونجنے لگیں اور مشتعل لوگ مقابلے کے لیے مقام حرّہ کی جانب نکل پڑے رسولِ کریم ﷺ کو جیسے ہی اس واقعے کی اطلاع ملی آپ ﷺ فوراً مہاجرین اصحاب کو لے کر وہاں پہنچے اور ایک بلیغ خطاب فرمایا اور انہیں دشمن کی مذموم چال سے آگاہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا 'اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ۔ اللہ۔ کیا میرے رہتے ہوئے جاہلیت کی پکار! اور وہ بھی اس کے بعد کہ اللہ تمہیں اسلام کی ہدایت سے سرفراز فرما چکا ہے اور اس کے ذریعے تم سے جاہلیت کا معاملہ کاٹ کر اور تمہیں کفر سے نجات دے کر تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ چکا ہے'۔۸۱

'آپ ﷺ کی بات سن کر اوس و خزرج کے لوگ شرمندہ ہو کر رونے لگے گلے ملے اور اطاعت و فرمانبرداری کی حالت میں واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بروقت لیے گئے اقدام سے منافقین کی سازش کامیاب نہ ہو سکی۔ جھوٹ کے علمبردار منافقین کا گروہ ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان نفاق اور کشیدگی پیدا کرنے کے لیے سرگرمِ عمل رہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی فراست اور بروقت لیے گئے دانشمندانہ فیصلوں کی وجہ سے منافقین کو منہ کی کھانا پڑی۔

مخالفین کی جانب سے پھیلائی گئی غلط خبروں کے برخلاف آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنی مصدقہ اطلاعات کے مطابق اقدام لیا اور دشمن کے جھوٹے پروپیگنڈے کو رتی برابر اہمیت نہ دی۔ غزوہ بنو مصطلق میں چشمے سے پانی بھرنے کے معاملے پر انصار اور مہاجر اصحاب میں جھگڑا ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے معاملے کو افہام و تفہیم سے دور کروایا مگر عبداللہ بن ابی اپنے ناپاک عزائم کے لیے ایسے ہی کسی موقع کی تاک میں تھا کہ مسلم سپاہیوں میں پھوٹ ڈلوادے چنانچہ اس نے انصار کو مہاجریں کے خلاف بھڑکاتے ہوئے کہا کہ 'تم لوگوں نے ان مہاجرین کو اپنے شہر میں اور اپنے گھروں میں جگہ دی اور ان کو پرورش کیا واللہ اب جو ہم مدینہ میں واپس جائیں گے تو ضرور عزت والا ذلت والے کو مدینہ سے نکال دے گا'۔۸۲

عبداللہ بن ابی کی یہ نفرت آمیز باتیں ایک کم عمر صحابی حضرت زید بن ارقم نے سنی تو جا کر رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب عبداللہ بن ابی سے اس بارے دریافت کیا تو اس نے تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لشکر میں پیدا ہونے والی بے چینی کو رفع کرنے کے لیے فوری طور پر خلافِ معمول دوپہر کے وقت مدینہ کی جانب کوچ کا اعلان کیا۔ لشکر بغیر رکے گھنٹوں سفر کرتا رہا سہ پہر کا نکلا لشکر اگلی دن دوپہر تک بغیر رکے گھنٹوں سفر کرتا رہا لوگ بری طرح تھک چکے تھے مگر آپ ﷺ نے قافلے کو رکنے نہ دیا دھوپ میں شدت آنے پر آپ ﷺ نے پڑاؤ کا حکم دیا تھکے ماندے لوگ فوراً ہی سو گئے اور کسی کو کل کے ناخوشگوار واقعے کے بارے میں تبصرے کا موقع نہ ملا۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو منفی طرزِ عمل سے دور رکھا جائے اور مسلمانوں میں کوئی بدمزگی نہ بڑھے اور آپ ﷺ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہے۔ اس پروپیگنڈے سے منافقین کا مقصد مہاجرین کی مالی حالت کا مذاق اڑانا انہیں انصار کے

مقابلے میں ذلیل اور حقیر ثابت کرنا تھا دوسری طرف انصار کو ان کی مالی حیثیت کا احساس دلا کر تفاخر میں مبتلا کرنا تھا۔ منافقین چاہتے تھے کہ اہلِ ایمان معاشی طبقوں میں بٹ کر کمزور اور گمراہ ہو جائیں اور اپنے اصل مقصد کو فراموش کر دیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ شر پسند منافقین کے بارے میں ارشاد فرماتا ہیں۔

یقولون لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل و للہ العزة و لرسوله و للمومنین و لکن المنافقین لا یعلمون [۸۳]

ترجمہ: یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینے جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے اور ایمانداروں کے لیے ہے۔ لیکن یہ منافق نہیں جانتے۔

غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر ناکام اور جھنجھلائے ہوئے منافقین سے جب کچھ بن نہ پڑا تو انہوں نے پیغمبرِ خدا ﷺ، حاکمِ مدینہ ﷺ اور مسلم فوج کے سپہ سالار حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر حملہ کرنے کا گھناؤنا منصوبہ بناتے ہوئے واقعہ افک میں آپ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ پر تہمت تراشنے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں کو آپ ﷺ اور ان کے خاندان سے بدل کیا جائے آپ ﷺ کی دینِ اسلام کے فروغ کی کاوشوں کو کمزور کیا جائے اور دشمنوں کو غالب آنے کا موقع مل سکے چنانچہ انہوں نے اس جھوٹے پروپیگنڈے کو خوب اچھالا اور کئی مخلص مسلمان بھی اس بے بنیاد خبر سے متاثر ہوئے آپ ﷺ نہایت صبر واستقامت سے اس مشکل صورتِ حال کا سامنا کرتے رہے تاآنکہ وحی الٰہی زوجہ مطہرہ کی شان میں نازل ہوئی اور جھوٹ کا پردہ فاش ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے پروپیگنڈے کو نہایت صبر، وقار سے برداشت کیا اور اس کا جواب نہایت اعلیٰ ترین اخلاقی رویے سے دیا جو اسلام کے مزاج کے عین مطابق تھا۔ آپ ﷺ کی اس مدبرانہ طرزِ عمل نے لوگوں کے درمیان آپ ﷺ کی محبوبیت اور شان کو مزید بلند کر دیا۔

غنیمتِ حنین کی تقسیم کے موقع پر آپ ﷺ نے مولفۃ القلوب کے تحت قریش اور دیگر قبائل پر خصوصی توجہ فرمائی اور کثیر مال عطا فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا تو ان میں سے بعض لوگوں کے دلوں میں خیال پیدا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کا خیال کیا اور انہیں نظر انداز کر دیا اور آپس میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں جب انصار کے خیالات کا علم آپ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو جمع کر لیں جب سب آ گئے تو آپ ﷺ نے حکیمانہ خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا' گروہِ انصار! کیا تم دنیا کی حقیر شے کے لیے غمگین و رنجیدہ ہو گئے۔ اس سے میں نے کچھ لوگوں کی دلداری کرنی چاہی تاکہ وہ اسلام لے آئیں۔ جب تمہیں میں نے تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا۔ گروہ انصار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم اپنے کجاووں میں اللہ کے رسول ﷺ کو لوٹا کر لے جاؤ۔ پھر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک گھاٹی میں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلتے تو میں انصار کی گھاٹی میں چلتا'۔ [۸۴] یہ سن انصار اس قدر روئے کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہو گئیں اور دل سے اختلاف رفع ہو گیا۔

آپ ﷺ نے دشمن کے خلاف پروپیگنڈے کو ان کے درمیان بے اعتمادی پیدا کرنے اور اجتماعی قوت کے خاتمے کے لیے بخوبی استعمال کیا فتحِ

مکہ کے موقع پر اہلِ مکہ اور ان کی قیادت کے درمیان عدمِ اعتماد کی فضا قائم کی 'اعلان کیا کہ جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے گا تو اسے بھی امان مل جائے گی تو ابوسفیان کی بیوی ہندہ تک کا اس پر سے اعتبار اٹھ گیا پھر وہ بذاتِ خود اس قدر حیران ہوا کہ اس کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گیا کہ محمد ﷺ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا لہذا لڑائی کا خیال چھوڑ دو'۔۸۵

تبوک کے موقع پر چند منافقین جو لشکر میں باقی رہ گئے تھے انہوں نے مسلمانوں کی ہمت توڑنے کے لیے ان سے کہنے لگے کہ 'عربوں کے برعکس رومیوں سے مقابلہ آسان نہ ہو گا وہ جنگ کے موقع پر تمہارے ہاتھ باندھ کر قیدی بنا کر روم پہنچائیں گے'۔۸۶ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ملی تو فوراً حضرت عمار بن یاسرؓ کو ان منافقین کی گرفت و سرزنش کو روانہ فرمایا تاکہ سپاہ کو ان کی شر انگیزی سے محفوظ کیا جائے۔ آپ ﷺ کی بروقت کاروائی سے منافقین اپنے عزائم میں ناکام رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے منافقین کے پروپیگنڈوں کو عوام می سرائیت کرنے کا موقع ہی نہ دیا اور براہِ راست تصادم سے بچتے ہوئے نہایت حکیمانہ انداز میں ان کا توڑ کیا اور اس کے اثراتِ بد سے مسلمانوں کو دور رکھا۔

آپ ﷺ نے منافقین کے سازشی مراکز کو تہس نہس کرنے میں کسی قسم کی کوئی نرمی نہیں برتی کیونکہ ایسے مراکز معاشرتی ناسور بن جاتے ہیں منافقین کی ایک جماعت سویلم نامی یہودی کے پاس جمع ہو کر مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع موصول ہوئی تو طلحہ بن عبید اللہؓ کے ساتھ ایک جماعت روانہ کی تاکہ اس سازشی اڈے کو نیست و نابود کر دیں جب حضرت طلحہؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حکمِ رسول کی تعمیل میں پہنچے تو منافقین گھر کی چھت سے کود کر بھاگ کھڑے ہوئے۔۸۷

غزوہ تبوک سے قبل بارہ منافقین سرداروں نے شرارتاً مدینہ سے باہر مسجدِ نبوی کے مقابل ایک اور مسجد بنانے کی کوششیں شروع کر دیں ابنِ اسحاق کے مطابق 'منافقین نے لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ اجتماع کی غرض سے یہ مسجد بنا رہے ہیں جب کہ حقیقت یہ تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ اپنی مسجد میں مسلمانوں کے خلاف زبانِ طعن کو دراز کیا جائے اور جو کچھ منہ میں آئے بکواس کی جائے مسلمانوں میں نفرت کے جذبات بیدار کیے جائیں اور انہیں کارِ خیر سے روکنے کے اقدامات کیے جائیں'۔۸۸ رسول اللہ ﷺ کی غزوہ تبوک پر روانگی سے قبل منافقین کا یہ گروہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور ان سے مسجدِ ضرار میں نماز کی ادائیگی کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے سفری انتظامات میں مشغولیت کی وجہ سے منع کر دیا۔ تبوک سے واپسی پر راستے میں جب اس مسجد کی غرض و غایت کا علم ہوا تو دو اصحابؓ کو اس مسجد کو جو درحقیقت منافقین کا سازشی مرکز بننے والی تھی ڈھانے کا حکم فرمایا جس سے دشمنوں کو یہ واضح پیغام دیا گیا کہ مسلم وحدت کو انتشار کا نشانہ بنانے کی کسی مذموم کاوش کو برداشت نہیں کیا جائے گا اور ایسی کسی حرکت کا جواب سخت اور دوٹوک ہو گا۔

آپ ﷺ کی جوابی حکمتِ عملی دشمن کے پروپیگنڈے کی نوعیت کے مطابق بدلتی رہتی تھی جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے حوصلے بلند رکھنا، جھوٹے الزامات اور خبروں کی فوری، واضح اور سختی سے تردید کرنا اور سچائی کو نمایاں کرنا تھا تاکہ دشمن کے پروپیگنڈے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

خلاصہ

ماہرینِ لغات کی آراء کے مطابق 'عسکر' قدیم عربی زبان کا لفظ ہے جو اردو زبان میں عربی کے توسط سے ہی آیا ہے لیکن اس کی جڑیں فارسی زبان میں بھی موجود ہیں۔ تاہم ہر زبان میں اس کا عام مفہوم فوج، لشکر، جنگجو دستہ اور سپاہ ہی مراد لیا جاتا ہے جو فوج کی اجتماعیت و قوت کا ظاہر کرتا ہے۔ عسکری صلاحیتوں کا اعلیٰ اظہار کمانڈر کے اندر موجود حکیمانہ صفت پر انحصار کرتا ہے جو دشمن کے خلاف جنگی حکمتِ عملی تشکیل دینے، قومی و ملکی مفادات کا تحفظ کرنے، نتائج کو پیشگی جانچنے اور حالات کے پیشِ نظر مادی و غیر مادی وسائل کا بر وقت و
موزوں استعمال کرنے اور بہترین منصوبہ بندی میں مدد دیتا ہے۔ ایک اچھا سپہ سالار وہی ہوتا ہے جو عسکری حکمتِ عملی کے مختلف پہلوؤں بالخصوص نفسیاتی حکمتِ عملی سے واقفیت رکھتا ہو۔ دنیائے اسلام کے اولین سپہ سالار رسول اللہ ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی نہایت جامع اور دور اندیشانہ تصوات پر مبنی تھی جس نے انتہائی قلیل وسائل کے ساتھ دشمن پر برتری حاصل کی۔ آپ ﷺ انسان کی نفسیات کا وسیع علم رکھنے والے تھے یہی وجہ ہے کہ دشمن کے خلاف جنگ میں آپ ﷺ نے نفسیاتی حکمتِ عملی کو اپنی عسکری حکمتِ عملی کا ایک اہم جزو بناتے ہوئے براہِ راست فوجی کاروائیوں کے ساتھ ساتھ اس کا بخوبی استعمال کیا اور دشمن کی نفسیات اور اس کے جذبات پر کاری ضربات لگا کر ان کی جنگی صلاحیتوں، حوصلوں اور اتحاد کو اس حد تک کمزور بنا دیا کہ بالآخر وہ پسپا ہونے اور ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کی نفسیاتی حکمتِ عملی کا اولین استعمال مسلم سپاہ کی تیاری اور مورال کو ترقی دینے کے حوالے سے نہایت مؤثر اور کارگر نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لیے ترغیب، تحریص، مساوات اور حسنِ سلوک سے کام لیتے ہوئے مسلم سپاہ کا حوصلہ بلند کرنے پر زور دیا۔ یہ آپ ﷺ کی قائدانہ صلاحیتوں اور رہنمائی کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے اندر ایمان، اتحاد، قربانی کے جذبات کی ذہنی و نفسیاتی طور پر ایسی آبیاری فرمائی کہ وہ ہر قسم کے حالات میں ثابت قدم رہے اور مشکلات کا پامردی سے مقابلہ کیا۔ سالارِ اعظم ﷺ کی جانب سے دشمن کے عزائم کو پست کرنے کے لیے متعدد نفسیاتی حربے استعمال کیے جس کے کامیاب نتائج سامنے آئے۔ مسلم سپاہیوں نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں کبھی بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کر کے اسے ہراساں کیا تو کبھی مسلم عسکری قوت کے مشاہدے سے کفار کے سرداروں کو انگشت بدنداں اور اس حد تک سراسیمہ کر دیا کہ وہ آپ ﷺ کے راستے میں آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے میدانِ جنگ میں کئی دنوں تک قیام سے دشمن آپ ﷺ کی شجاعت کا معترف ہوا وہیں اسے اپنی کمزوری کا ادراک بھی دلا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی فراست اور بھرپور جوابی اقدام سے دشمنوں کے پروپیگنڈوں اور افواہوں کو پنپنے نہ دیا جو مسلمانوں کو کسی نفسیاتی دباؤ کا شکار کر کے انہیں مضمحل و ناتواں بنا سکتے۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عسکری محاذ پر نفسیاتی حکمتِ عملی نے جہاں ممکنہ حد تک خونریزی پر قابو پانے میں اہم کردار ادا کیا دشمن کی نفسیاتی پسپائی نے اسے تلوار اٹھانے کا موقع نہ دیا وہیں ایک کمزور، منتشر اور مظلوم گروہ کو ایک ایسے مضبوط، متحد اور غیر متزلزل معاشرے میں تبدیل کیا جو اپنے مخالفین کی جانب سے پیدا کردہ ہر طرح کی داخلی اور خارجی مشکلات کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اور جس نے آنے والے وقت میں شاندار فتوحات سے دنیا کو ششدر کر دیا۔

حوالہ جات

۱۔ دہلوی، سید احمد، فرہنگِ آصفیہ، نیشنل اکادمی، دہلی، ۱۹۷۴ء، ص ۲۷۳

MacColl,N.(Ed.)., The Athenaeum (Issues 3402-3426). British Periodicals Limited, 1893۔۲

۳۔ الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس فی جواہر القاموس، المطبعۃ الخیریۃ، بیروت، ۱۸۸۸ء، ج ۳، ص ۳۹۹

۴۔ امام علامہ ابنِ منظور، لسان العرب، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ج ۳، ص ۲۰۸

۵۔ الفیومی، احمد بن محمد بن علی المقری، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، دار المعارف، قاہرہ، س ن، ص ۴۰۸

۶۔ ابنِ درید، ابو بکر محمد بن الحسن، کتاب الجمھرۃ اللغۃ، دار العلم، بیروت، ۱۹۸۷ء، ج ۳، ص ۱۳۲۶

۷۔ الجوالیقی، ابنِ منصور، المعرب من الکلام الاعجمی علی حروف المعجم، دار القلم، دمشق، ۱۹۹۰ء، ص ۴۵۳

۸۔ ابنِ قتیبۃ، ابی محمد عبداللہ بن مسلم، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، س ن، ص ۵۰۱

۹۔ ندوی، سید سلیمان، لغاتِ جدیدہ، مطبع معارف، اعظم گڑھ، ۱۹۲۵ء، ص ۱۷

۱۰۔ سید احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، نیشنل اکادمی دریا گنج، دہلی، ۱۹۷۴ء، ج ۴، ص ۳۷۲

۱۱۔ عبدالمجید، خواجہ، جامع اللغات، لاہور، س ن، جلد ۳، ص ۵۹۳

۱۲۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز، کراچی، س ن، ج ۲، ص ۱۱۷

www.rekhtadictionary.com/meaning-of-askar?lang=ur.۱۳

۱۴۔ نور الحسن نیر، نور اللغات، جنرل پبلشنگ ہاؤس، پاکستان، ۱۹۵۹ء، ج ۳، ص ۵۰۴

۱۵۔ تصدق حسین، لغاتِ کشوری، منشی نول کشور لکھنؤ، ۱۹۵۲ء، ص ۲۰

Sh'hadeh,Y.,Myth and The poet andExiztence:Text contents and The interaction of.۱۶ reality, Symbols in Halif Janabi's poetry, UJ,2021,pg.85.

۱۷۔ طرفۃ بن العبد، شرح دیوان، اورنہ ک، ۱۹۹۰ء، ص ۶۵

Mustawfi,A.,The Administrative and Social history of the Qajar Period: From Agha.۱۸ Mohammad Khan to Naser ed -Din Shah(1794-1896),Mazada Publishers, ,1997,pg.76

Lafayette, M.D., Comparative Encylopedic Dictionary of Mesopotamian Vocabulary. ۱۹ Dead & Ancient Languages, Lulu.com. 2014, vol.7, pg.62.

۲۰۔ وحید الزمان قاسمی کیرانوی، مولانا، قاموس الجدید، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۶۰۳

۲۱۔ روحی البعلبکی، ڈاکٹر، المورد والوسیط، دار الاشاعت، کراچی، ۲۰۰۵ء، ص ۳۷۶

۲۲۔ ابی نصر اسمٰعیل بن حماد الجوھری، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، دار الحدیث، قاہرہ، ۲۰۰۹ء، ص ۷۶۹

۲۳۔ ریںھارت دوزی، تکملہ المعاجم العربیۃ، دار الرشید، عراق، ۱۹۸۰ء، ج ۷، ص ۲۰۶

۲۴۔ عبدالحق، پروفیسر، عصری لغت، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۴ء، ص ۳۷۷

۲۵۔ محمد عبداللہ خان خویشگی، فرہنگ عامرہ، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی، ۲۰۰۴ء، ص ۴۲۲

۲۶۔ ابوالفتح عزیزی، مولانا، مفتاح اللغات، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، کراچی، ۱۹۵۴ء، ص ۵۲۹

۲۷۔ ابراہیم مصطفٰی، المعجم الوسیط، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن، ص ۱۳۷

۲۸۔ لویس معلوف، المنجد، مکتبۃ العلم، لاہور، س ن، ص ۷۵۵

https://m2.youm7.com/story/2013/9/25/-/1266723.۲۹

Seddon, M.S.,The last of the Lascars: Yemini Muslims in Britain (1835-2012),Kube.۳۰ Publishing Limited,Istanbul,2014,pg.3

Gibb,H.A.R., The Damascus chronicle of the crusades: Extracted and translated from the.۳۱ Chronicle of Ibn Al-Qalanisi, Luzac,London,1932,pg.41

۳۲۔ لیفٹیننٹ کرنل غلام جیلانی خان، اقبال کے عسکری افکار، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۱۹۹۹ء، ص ۳۷

۳۳۔ راغب اصفہانی، امام، مفردات القرآن، اسلامی اکیڈمی لاہور، س ن، ج ۱، ص ۲۷۵

۳۴۔ دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، مطبع رفاہ عالم، لاہور، ۱۹۰۸ء، ج ۲، ص ۱۶۷

۳۵۔ سورہ ھود: ۱

۳۶۔ البقرۃ: ۲۶۹

۳۷۔ النساء: ۳۴

۳۸۔ مرزا سجاد بیگ دہلوی، حکمتِ عملی، پبلشرز صفوۃ اللہ بیگ صوفی، ۱۹۳۲ء، ص ۱۷

Jomini,A.-H.de.,The art of war. J.P.Lippincott &Co.,1862, pg.69.۳۹

۔Halleck,H.w.,Elements of military art and science.D.Appleton & Co.,1846, pg.37.۴۰

Freedman,L.,Strategy:A history.Oxford University Press,2015,pg.xii.۴۱

China AerospaceStudies Institute, In their own words:Foreign military thought.Air.۴۲

University Press,2013, pg.1, Dynamic Psychology,2d Ed. Lippincott, NewYork, pg.10. ۴۳

۴۴۔ ہلال، میدانِ جنگ کے نفسیاتی پہلو، لیفٹیننٹ کرنل محمد ذاکر، ص ۷، شمارہ ۴۲، جنوری ۱۹۸۷ء

45. Collins, J.M.,Military strategy: principles, practices, and historical perspectives, Brassey's, Washington, D.C., 2002, pg.227

۴۶۔ فخری الدباغ، الحرب النفسیۃ، وزارۃ الثقافۃ والفنون، سلسلۃ الموسوعۃ الصغیرۃ، العدد ۳۸، بغداد، ۱۹۷۹ء، ص ۳

۴۷http://www.merriam-webster.com/dictionary/psyop.

۴۸۔ عبدالہادی محمود الزیدی، الحرب النفسیۃ مفاہیم اعلامیہ واحکام فقہیۃ، دار الفجر للنشر والتوزیع، ۲۰۱۰ء، ص ۲۷

۴۹۔ بخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر ۲۸۷۴

۵۰۔ السجستانی، ابو داؤد سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، ج ۴، حدیث نمبر: ۲۶۵۸

۵۱۔ پروفیسر محمد صدیق قریشی، رسول اکرم ﷺ کا نظام جاسوسی، شیخ غلام علی اینڈ سنز، کراچی، ۱۹۹۰ء، ص ۱۳۷
۵۲۔ ابن عبدالبر، الدرر فی اختصار المغازی والسیر، دار المعارف، قاہرہ ۱۴۰۳ھ، ص ۱۷۲
۵۳۔ ابن اسحاق، سیرتِ رسولِ پاک ﷺ، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۴۲۱ھ، ص ۵۴۱
۵۴۔ گلزار احمد، بریگیڈیئر، غزوات رسول اللہ ﷺ، فیض الاسلام پریس، راولپنڈی، ۱۹۹۲ء، حصہ پنجم، ص ۱۰۴
۵۵۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبوی کی سیاست کاری کے اصول، اعظم اسٹیم پریس، حیدر آباد دکن، ۱۹۴۰ء، ص ۱۹
۵۶۔ گولن، محمد فتح اللہ، نورِ سرمدی، فخرِ انسانیت حضرت محمد ﷺ مترجم محمد اسلام، ہارمنی پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ج ۱، ص ۲۳۱
۵۷۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، عہدِ نبوی ﷺ کی سیاست کاری کے اصول، اعظم اسٹیم پریس، حیدر آباد دکن، ۱۹۴۰، ص ۲۰
۵۸۔ ندوی، محمد جمیل اختر جلیلی، غزوات نبوی ﷺ، اسباق و موعظت کے چند پہلو، دار دین بک ڈپو، لکھنؤ، ۲۰۱۷، ص ۹۳
۵۹۔ گولن، محمد فتح اللہ، نورِ سرمدی، مترجم محمد اسلام، ہارمنی پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ج ۲، ص ۱۳۹
۶۰۔ ابوعبداللہ محمد بن عمر واقدی، امام، شروح الحروب ترجمہ فتوح العرب، مترجم مولوی ممتاز بیگ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن، ص ۶۷۸
۶۱۔ ابنِ حجر عسقلانیؒ، علامہ، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، مترجم محمد عامر شہزاد، مکتبہ رحمانیہ، لاہور ج ۳، ص ۵۶
۶۲۔ ابی جعفر محمد بن جریر طبری، علامہ، تاریخ طبری، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۲۰۰۴ء جلد دوم، ص ۲۸۸
۶۳۔ سورۃ النساء: ۱۰۴
۶۴۔ افضل الرحمن، محمد ﷺ بحیثیتِ عسکری قائد، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۵۶
۶۵۔ خان، محمد اکبر، ہمارا دفاع، فیروز اینڈ سنز، کراچی، ۱۹۵۴ء، ص ۲۲۰
۶۶۔ عبدالباری، رسولِ کریم ﷺ کی جنگی اسکیم، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۱۹۸۶ء، ص ۸۳
۶۷۔ غلام غوث ہزاروی، مولانا، جنگ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں، جمیعہ پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۰، ص ۵۷
۶۸۔ حافظ ابوالفداء عماد الدین ابنِ کثیر، علامہ، البدایہ والنہایہ، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۸۷ء، جلد چہارم، ص ۱۸۵
۶۹۔ غلام غوث ہزاروی، مولانا، جنگ سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں، جمیعہ پبلیکیشنز، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۲۰۲
۷۰۔ سعید، محمد، سیرۃ نبوی ﷺ پر ایک محققانہ نظر (دستورِ حیات)، تعلیمی پریس سیالکوٹ، س ن، جلد اوّل، ص ۱۰۷
۷۱۔ علی بن برہان الدین حلبی، علامہؒ، غزوات النبی ﷺ، مترجم مولانا محمد اسلم قاسمی، دار الاشاعت، کراچی، س ن، ص ۲۸۶
۷۲۔ عبدالباری، مولانا، رسولِ کریم ﷺ کی جنگی اسکیم، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۱۹۸۶ء، ص ۱۰۳
۷۳۔ ابو عیسیٰ محمد، ترمذی، حدیث نمبر: ۱۴۷۱
۷۴۔ ندوی، سید سلیمان، رحمتِ عالم ﷺ، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، س ن، ص ۲۰۱
۷۵۔ ابن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۴۴۲۵
۷۶۔ عبدالرحمن کیلانی، مولانا، نبی اکرم ﷺ بحیثیتِ سپہ سالار، مکتبۃ السلام، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۸۷
۷۷۔ محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ، ادارۂ علم و حکمت، یوپی، انڈیا، ۱۹۸۰ء، ج ۲، ص ۳۲۰
۷۸۔ ابو عیسیٰ محمد، جامع ترمذی، حدیث نمبر: ۱۹۳۹

۷۹۔ابنِ ہشام، سیرۃ النبی کامل ﷺ، مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء، ج۱، ص ۳۳

۸۰۔ابنِ ہشام، سیرۃ النبی کامل ﷺ، مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء، ج۱، ص ۴۰۰

۸۱۔مولانا صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، المکتبۃ السلفیۃ، پاکستان، ۱۹۹۵ء، ص ۳۲۴

۸۲۔ابنِ ہشام، سیرۃ النبی کامل ﷺ، مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء، حصہ دوم، ص ۱۹۵

۸۳۔المنافقون: ۸

۸۴۔ابنِ ہشام، سیرۃ النبی کامل ﷺ، مترجم مولانا عبدالجلیل صدیقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشرز، لاہور، ۱۹۷۵ء، ص ۶۰۳

۸۵۔ناصر مجید ملک، ڈاکٹر، عہدِ نبوی ﷺ میں حضور اکرم ﷺ کا سراغ رسانی کا نظام، دی اے پی آر می پریس، اسلام آباد، ۲۰۲۱ء، ص ۱۹۰

۸۶۔ابنِ اسحاق، سیرتِ رسولِ پاک ﷺ، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۴۲۱ھ، ص ۷۱۰

۷۰۴ ۸۷۔ابنِ اسحاق، سیرتِ رسولِ پاک ﷺ، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۴۲۱ھ، ص

۸۸۔ابنِ اسحاق، سیرتِ رسولِ پاک ﷺ، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۴۲۱ھ، ص ۷۱۵

References

1. Dehlvi, Syed Ahmad, Farhang-i Asafia, National Academy, Delhi, 1974, p. 273
2. MacColl,N.(Ed.)., The Athenaeum (Issues 3402-3426). British Periodicals Limited, 1893
3. Al-Zubaidi, Muhammad Murtaza, The Crown of the Bride in the Jewels of the Dictionary, Al-Mutabat Al-Khairiyah, Beirut, 1888, Vol. 3, p. 399
4. Imam Allama Ibn Manzoor, The Tongue of the Arabs, Dar Ihya' Al-Turaht Al-Arabi, Beirut, 1419 AH, Vol. 3, p. 208
5. Al-Fayumi, Ahmad bin Muhammad bin Ali Al-Muqri, Al-Misbah Al-Munirfi Gharib Al-Sharh Al-Kabir, Dar Al-Ma'arif, Cairo, S.N., p. 408
6. Ibn Duraid, Abu Bakr Muhammad bin Al-Hasan, Kitab Al-Jumharat Al-Lughah, Dar Al-Ilm, Beirut, 1987, Vol. 3, p. 1326
7. Al-Jawaliqi, Ibn Mansur, Al-Mu'rab Min Al-Kalam Al-Ajami Ali Huruf Al-Mu'jam, Dar Al-Qalam, Damascus, 1990, p. 3 45
8. Ibn-e-Qutaiba, Abi Muhammad Abd Allah bin Muslim, Mossat al-Rasalah, Beirut, 2001, p. 501
9. Nadvi, Syed Sulaiman, Laghat-i-Jadea, Mataba Maarif, Azamgarh, 1925, p. 71
10. Syed Ahmad Dehlavi, Farhang-i Asafia, National Academy Daryaganj, Delhi, 1974, vol.4, p.237
11. Abdul Majeed, Khawaja, Jami Al-Lawaq, Lahore, S.N., Volume 3, p. 593
12. Ferozeuddin, Maulvi, Feroze Al-Laghat Urdu, Feroze Sons, Karachi, Vol. 2, p. 117
13. www.rekhtadictionary.com/meaning-of-askar?lang=ur.
14. Noorul Hasan Nayyar, Noorul Ghat, General Publishing House, Pakistan, 1959, Vol. 3, p. 504
15. Tassaduq Hussain, Laghat-e-Kishori, Munshi Nool Kishor, Lucknow, 1952, p. 20
16. Sh'hadeh,Y.,Myth and The poet and Exiztence: Text contents and The interaction of reality, Symbols in Halif Janabi's poetry, UJ,2021,pg.85.
17. Tarfat ibn al-Abd, Sharh Diwan, Ornakh, 1990, p. 65
18. Mustawfi,A.,The Administrative and Social history of the Qajar Period: From Agha Mohammad Khan to Naser ed -Din Shah(1794-1896),Mazada Publishers, ,1997,pg.76
19. Lafayette, M.D., Comparative Encylopedic Dictionary of Mesopotamian Vocabulary Dead & Ancient Languages, Lulu.com. 2014, vol.7, pg.62.
20. Wahid-uz-Zaman Qasimi Kiranvi, Maulana, Qamus Al-Jadeed, Idar-e-Islamiyat, Lahore, 1990, p. 603
21. Ruhi Al-Baalbaki, Dr., Al-Murood Al-Wasit, Darul-Ishaat, Karachi, 2005, p. 376

22. Abu Nasr As-Sameel bin Hammad Al-Jawhari, Al-Sahah Taj Al-Lughah and Al-Sahah Al-Arabiya, Darul-Hadith, Cairo, 2009, p. 769
23. Reinhardt Duzi, Takmalah Al-Mu'ajim Al-Arabiya, Darul-Rashid, Iraq, 1980, vol. 7, p. 206
24. Abdul Haq, Professor, Modern Dictionary, National Council for the Promotion of Urdu Language, New Delhi, 2014, p. 377
25. Muhammad Abdullah Khan Khoshgi, Farhang Ameera, Educational Publishing House, New Delhi, 4 200, p. 422
26. Abul-Fath Azizi, Maulana, Miftah al-Lughat, Muhammad Saeed and Sons, Traders of Books, Karachi, 1954, p. 529
27. Ibrahim Mustafa, Al-Mu'jam al-Wasit, Maktaba Rahmaniyya, Lahore, s.n., p. 713
28. Lewis Maalouf, Al-Munjad, Maktaba-tul-Ilm, Lahore, s.n., p. 557
29. https://m2.youm7.com/story/2013/9/25/-/1266723
30. Seddon, M.S.,The last of the Lascars: Yemini Muslims in Britain (1835-2012),Kube Publishing Limited,Istanbul,2014,pg.3
31. Gibb, H.A.R., The Damascus chronicle of the crusades: Extracted and translated from the Chronicle of Ibn Al-Qalanisi, Luzac,London,1932,pg.41
32. Lieutenant Colonel Ghulam Jilani Khan, Iqbal's Military Thoughts, Dost Publications, Islamabad, 1999, p. 37
33. Raghib Isfahani, Imam, Mufradat-ul-Quran, Islamic Academy Lahore, S.N., vol. 1, p. 275
34. Dehlvi, Syed Ahmad, Farhang Asifiya, Rifa' Alam Press, Lahore, 1908, vol. 2, p. 167
35. Surah Hud: 1
36. Al-Baqarah: 269
37. An-Nisa: 34
38. Mirza Sajjad Baig Dehlvi, Hikmat-e-Amal, Publishers Safwatullah Baig Sufi, 32 19, p. 17
39. Jomini,A.-H.de.,The art of war. J.P.Lippincott &Co.,1862, pg.69
40. Halleck, H.w., Elements of military art and science. D. Appleton & Co.,1846, pg.37
41. Freedman,L.,Strategy:A history.Oxford University Press,2015,pg.xii
42. China AerospaceStudies Institute, In their own words:Foreign military thought.Air
43. University Press,2013, pg.1, Dynamic Psychology,2d Ed. Lippincott, NewYork, pg.10
44. Hilal, Psychological Aspects of the Battlefield, Lieutenant Colonel Muhammad Zakir, p. 7, Issue 42, January 1987
45. Collins, J.M., Military strategy: principles, practices, and historical perspectives, Brassey's, Washington, D.C., 2002, pg.227
46. Fakhri Al-Dabbagh, Psychological Warfare, Ministry of Culture and Arts, Small Encyclopedia Series, No. 38, Baghdad, 1979, p. 3
47. http://www.merriam-webster.com/dictionary/psyop
48. Abdul Hadi Mahmud Al-Zaidi, Harb Al-Nafsiyat Mafaheem Al-Alamiyah Wa Akhmaan Fiqhiyyah, Darul Fajr For Distribution And Distribution, 2010, p. 27
49. Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Hadith No. 2874
50. Al-Sijistani, Abu Dawood Salman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Vol. 4, Hadith No. 8 265
51. Professor Muhammad Siddiq Qureshi, Rasulullah's (PBUH) System of Spying, Sheikh Ghulam Ali & Sons, Karachi, 1990, p. 137
52. Ibn Abdul Bar, Al-Durfi Ikhtasan Al-Maghazi Wa Al-Sirr, Darul Ma'arif, Cairo 1403 AH, p. 172
53. Ibn Ishaq, Seerat-e-Rasul-e-Pak (PBUH), Maktaba Nabawiyyah, Lahore, 1421 AH, p. 541
54. Gulzar Ahmed, Brigadier, Ghazwat Rasoolullah (PBUH), Faizul Islam Press, Rawalpindi, 1992, Part V, p. 104
55. Hamidullah, Dr., Principles of Politics of the Prophet's Era, Azam Steam Press, Hyderabad Deccan, 1940, p. 19
56. Gulen, Muhammad Fathullah, Noor-e-Sarmadi, Fakhr-e-Insaniyat Hazrat Muhammad (PBUH),

translated by Muhammad Islam, Harman Publications, Islamabad, 2011, vol. 1, p. 231
57. Hamidullah, Dr., Principles of Politics of the Prophet's Era, Azam Steam Press, Hyderabad Deccan, 1940, p. 20
58. Nadvi, Muhammad Jamil Akhtar Jalili, Ghazwat Nabawi (PBUH), Some Aspects of Lessons and Sermons, Dardeen Book Depot, Lucknow, 2017, p. 93
59. Gulen, Muhammad Fathullah, Noor-e-Sarmadi, translated by Muhammad Islam, Har Mini Publications, Islamabad, 2011, Vol. 2, p. 139
60. Abu Abdullah Muhammad bin Umar Waqidi, Imam, Shuroh al-Huroob, translated by Fatuh al-Arab, translated by Maulvi Mumtaz Baig, Maktaba Rahmani, Lahore, S.N., p. 678
61. Ibn Hajar Asqalani, scholar, Al-Asaba fi Taamiz al-Sahaba (RA), translated by Muhammad Amir Shahzad, Maktaba Rahmani, Lahore, Vol. 3, p. 56
62. Abi Jafar Muhammad bin Jarir Tabari, scholar, Tarikh-e-Tabari, Nafees Academy, Karachi, 2004, Vol. 2, p. 288
63. Surah An-Nisa: 4 10
64. Afzal-ur-Rehman, Muhammad (peace be upon him) as a military leader, Islamic Publications, Lahore, 1995, p. 56
65. Khan, Muhammad Akbar, Our Defense, Feroze and Sons, Karachi, 54 19, p. 220
66. Abdul Bari, The War Scheme of the Holy Prophet (peace be upon him), Al-Faisal Publishers and Book Dealers, Lahore, 1986, p. 83
67. Ghulam Ghaus Hazarvi, Maulana, War in the Light of the Biography of the Prophet (peace be upon him), Jamiat Publications, Lahore, 2010, p. 7 5
68. Hafiz Abul-Fida Imad-ud-Din Ibn-e-Katheer, Allama, Al-Badaiya wa Al-Nihaiya, Nafees Academy, Karachi, 1987, vol. 4, p. 5 18
69. Ghulam Ghaus Hazarvi, Maulana, War in the Light of the Biography of the Prophet (peace be upon him), Jamiat Publications, Lahore 010, 2, p. 202
70. Saeed, Muhammad, A Researched Look at the Biography of the Prophet (peace be upon him) (Dastur-e-Hayat), Educational Press Sialkot, S.N., Vol. 1, p. 107
71. Ali bin Burhanuddin Halabi, Allamah, Ghazwat-un-Nabi (peace be upon him), translated by Maulana Muhammad Aslam Qasmi, Darul-Ishaat, Karachi, S.N., p. 286
72. Abdul Bari, Maulana, The War Scheme of the Holy Prophet (PBUH), Al-Faisal Publishers and Book Dealers, Lahore, 1986, p. 103
73. Abu Isa Muhammad, Tirmidhi, Hadith No. 1 47 1
74. Nadwi, Syed Sulaiman, Rahmat-e-Alam,ﷺDarul-Musnafiin Shibli Academy, Azamgarh, S.N., p. 201
75. Ibn Al-Hajjaj Al-Qushairi, Sahih Muslim, Hadith No. 25 44
76. Abdul Rehman Kailani, Maulana, The Prophet (PBUH) as a Commander, Maktaba-tul-Islam, Lahore, 2011, p. 87
77. Muhammad Idris Kandhalvi, Seerat-ul-Mustafa, Idara-e-Ilm-u-Hikmat, UP, India, 1980, vol. 2, p. 20 3
78. Abu Isa Muhammad, Jami' Al-Tirmidhi, Hadith No. 9 193
79. Ibn Hisham, Seerat-ul-Nabi Kamil,ﷺTranslated by Maulana Abdul Jalil Siddiqui, Sheikh Ghulam Ali & Sons Educational Publishers, Lahore, 1975, Vol. 1, p. 33
80. Ibn Hisham, Seerat-un-Nabi Kamil (PBUH), Translated by Maulana Abdul Jalil Siddiqui, Sheikh Ghulam Ali & Sons Educational Publishers, Lahore, 1975, Vol. 1, p. 004
81. Maulana Safi-ur-Rehman Mubarakpuri, Al-Raheeq Al-Makhtoum, Al-Muktaba Salafiyyah, Pakistan, 1995, p. 324
82. Ibn Hisham, Seerat-un-Nabi Kamil (PBUH), Translated by Maulana Abdul Jalil Siddiqui, Sheikh Ghulam Ali & Sons Educational Publishers, Lahore, 1975, Part II, p. 195

83. Al-Munafiqun: 8
84. Ibn Hisham, Seerat-un-Nabi Kamil (PBUH), Translated by Maulana Abdul Jalil Siddiqui, Sheikh Ghulam Ali & Sons Educational Publishers, Lahore, 1975, p. 603
85. Nasir Majeed Malik, Dr., Ahd-e- The tracking system of Prophet Muhammad (peace be upon him) in Nabwi (peace be upon him), DAP Army Press, Islamabad, 2021, p. 190
86. Ibn Ishaq, The Life of the Holy Prophet, Prophet Muhammad, Lahore, 1421 AH, p. 710
87. Ibn Ishaq, The Life of the Holy Prophet (PBUH), School of Prophethood, Lahore, 1421 AH, p.
88. Ibn Ishaq, The Life of the Holy Prophet, Prophet Muhammad, Lahore, 1421 AH, p. 715